59905 ـ يوم والدہ نہ منانے پر والدہ نارض ہوتی ہے

سوال

ايك عرب ملك كا باشندہ ميرا دوست ہے وہاں سركارى طور پر يوم والدہ منايا جاتا ہے، ميرا يہ دوست والدہ كى بنا پر اپنے بہن بھائيوں كے ساتھ يہ تہوار والدہ كى بنا پر مناتا ہے، ليكن اب وہ اس چيز كو ختم كرنا چاہتا ہے اگر ايسا كرے تو اس كى ماں ناراض ہوتى ہے كيونكہ وہ اس كى عادى ہو چكى ہے اور ان كے ملك ميں يہ عادت بن چكى ہے، اسے خدشہ ہے كہ اگر اس نے ايسا كيا تو والدہ ناراض ہو جائيگى اور موت تك اس سے راضى نہيں ہو گى، اس نے والدہ كو يہ سمجھانے كى كوشش كى ہے كہ يہ تہوار منانا حرام ہے ليكن والدہ مطمئن نہيں ہوئى كيونكہ ملك كى فضاء ہى ايسى ہے، اب اسے كيا كرنا چاہيے، اس كے متعلق ہميں معلومات فراہم كريں اللہ آپ كو جزائے خير عطا فرمائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يوم والدہ كا جشن اور تہوار منانا ايك ايسى ايجاد كردہ بدعت ہے جو نہ تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم منايا اور نہ ہى آپ كے صحابہ كرام نے، اور پھر اسى طرح يہ تہوار منانا تو كفار سے مشابہت ہے، حالانكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كفار كى مخالفت كرنے كا حكم ديا ہے، لہذا يہ تہوار منانا جائز نہيں اور نہ ہى اس معاملہ ميں والدہ كى اطاعت كى جائيگى، اس ليے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" معصيت و نافرمانى ميں اطاعت نہيں، بلكہ اطاعت تو نيكى و بھلائى ميں ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (7257) صحيح مسلم حديث نمبر (1840).

ليكن اس شخص كو اپنى والدہ كے ساتھ نيكى و بھلائى اور حسن سلوك كرتے رہنا چاہيے، اور وہ انہيں سمجھانے اور مطمئن كرنے كى كوشش كرے كہ يہ تہوار منانا بدعت ہے، اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" سب سے برے اور شرير ترين امور اس دين ميں بدعات ہيں، اور ہر بدعت گمراہى ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (867) سنن نسائى حديث نمبر (1578) نسائى رحمہ اللہ نے درج ذيل الفاظ زيادہ روايت كيے ہيں:

" اور ہر گمراہی آگ میں ہے "

پھر والدہ کا حق تو یہ ہے کہ سارا سال ہی اس سے حسن سلوك کیا جائے اور نیکی و بھلائی کا برتاؤ ہو اور اس کا عزت و احترام کیا جائے نہ کہ کسی ایك مخصوص دن میں، تو پھر اس تہوار کے وقت ہی والدہ سے حسن سلوك چہ معنی دارد ! ؟

پھر یہ بھی ہے کہ یہ بدعت تو ہمارے اندر صرف ان معاشروں سے وارد ہوئی ہے جہاں والدین کی نافرمانی عام ہو چکی ہے، جہاں آپ دیکھیں گے کہ ماں باپ کوئی اولڈ ہاؤسز کے علاوہ کہیں پناہ نہیں ملتی، اور ان معاشروں میں آپ کو ماں باپ سے دوری اور قطع رحمی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئیگا، اس لیے انہوں یہ خیال کیا کہ ماں کی عزت میں ایك دن کا تہوار منانا ان کی قطع رحمی کے گناہ کو دھو ڈالے گا، اور سال بھر میں یہی کافی ہے؟!

لیکن ہمارا دین اسلام ہمیں والدین کے ساتھ حسن سلوك کا حکم دیتا ہے، اور قطع رحمی سے روکتا ہے، ہمارے دین نے ماں کو ایسا مقام دیا ہے جو اسے کسی بھی شریعت میں نہیں دیا گیا، حتی کہ ماں کا حق تو باپ سے بھی مقدم ہے.

جیسا کہ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" ایك شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے میرے لیے حسن صحبت اور حسن سلوك کا سب سے زیادہ کون مستحق ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں اس نے کہا پھر کون ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں، اس نے پھر پوچھا اس کے بعد کون ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں.

اس نے عرض کیا: اس کے بعد کون ؟ تو آپ نے فرمایا تیرا والد "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5514) صحیح مسلم حدیث نمبر (4621).

اور والدہ کے فوت ہونے جانے کے بعد ماں سے نیکی و حسن سلوك منقطع نہیں ہو جاتا، بلکہ ماں زندگی میں بھی عزیز ہے اور فوت ہونے کی صورت میں بھی، وہ اس طرح کہ جب فوت ہو تو والدہ کا نماز جنازہ ادا کیا جائے اور اس کے لیے بخشش و استغفار کی دعا کی جائے، اور اس کی وصیت کو پورا کرنا اور والدہ کے رشتہ داروں اور اس کی سہیلیوں کی عزت و احترام کیا جائے.

اس لیے ہمیں اپنے اس عظیم الشان دین کو اپنانا چاہیے اور اسلامی آداب و احکام پر عمل پیرا ہوں اسی میں ہدایت و راہنمائی اور کفائت ہے اور اسی میں رحمت پائی جاتی ہے.

شیخ علی محفوظ رحمہ اللہ اسلامی تہواروں کو چھوڑ کر غیر اسلامی تہواروں کو اپنانے کی خطرناکی اور اس تہوار میں کفار کی مشابہت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ ان کی امت سے کچھ لوگ اور گروہ ایسے ہونگے جو اہل کتاب کی ان کے شعار و علامات اور عادات میں مشابہت کرینگے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے.

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" البتہ ضرور بضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی ہاتھ کے برابر ہاتھ اور بالشت کے برابر بالشت پیروی کروگے حتی کہ اگر وہ گوہ کی بل اور سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے.

صحابہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد یہود و نصاری ہیں ؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کون ؟! "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

نقالی اور تقلید کی محبت اگرچہ دلوں میں پائی جاتی ہے لیکن یہ شرعی طور پر اس وقت صحیح نہیں اور باعث غضب ہے جب کہ وہ عادت اور شعار ہماری شریعت اور فکر و اعتقاد کے مخالف ہو، خاص کر جب وہ تقلید عقیدتا یا تعبدا ہو یا پھر وہ ان کا کوئی شعار اور عادت ہو.

جب مسلمان اس دور میں کمزور ہو چکے ہیں؛ اور وہ اپنے دشمنوں کی عادات و کی پیروی اور زیادہ کرنے لگے ہیں اور ان میں بہت سارے یورپی مظاہر رائج ہو چکے ہیں چاہے وہ کھپت کے اعتبار سے ہوں یا پھر تصرفات سلوکیہ، اور ان مظاہر میں ماں کا تہوار بھی شامل ہے " انتہی

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی ماں کے تہوار کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

" ہر وہ تہوار جو شرعی تہوار کے مخالف ہو وہ تہوار بدعتی اور نئے ایجاد کردہ ہیں، جو نہ تو سلف صالحین کے دور میں معروف تھے، بلکہ یہ غیر مسلمانوں کی جانب سے ایجاد کردہ ہیں، تو اس طرح اس میں بدعت کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی کے دشمنوں سے مشابہت بھی ہوتی ہے.

اہل اسلام کے ہاں اسلامی تہوار معروف ہیں اور وہ عید الفطر اور عید الاضحی اور ہفتہ وار عید جمعہ کا دن ہے، ان تین عیدوں کے علاوہ دین اسلام میں کوئی اور تہوار نہیں، اس کے علاوہ جو تہوار اور عیدیں ایجاد کر لی گئی ہیں وہ مردود ہیں اور شریعت اسلامیہ میں باطل ہیں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے "

یعنی اللہ کے ہاں وہ قابل قبول نہیں، اور ایك روایت کے الفاظ یہ ہیں:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے "

جب یہ واضح ہو گیا تو وہ تہوار جس کا سوال میں ذکر ہوا ہے اور جسے ماں کا تہوار کہا جاتا ہے منانا جائز نہیں، اس میں عید کے شعار میں سے کوئی بھی شعار کرنا مثلا خوشی و سرور کا اظہار اور تحفے تحائف دینا یا اس طرح کا کوئی اور کام کرنا جائز نہیں.

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے دین پر عمل پیرا ہو اور اس دین پر فخر کرے، اور اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم اور قیمتی دین میں اپنے بندوں کے لیے جو مقرر کر دیا ہے نہ تو اس میں کوئی کمی کرے اور نہ ہی اس میں کوئی زیادتی کرے.

اور مسلمان کو یہ بھی چاہیے کہ وہ ہر ایك کی جی حضوری ہی نہ کرتا پھرے، بلکہ اس کی ایسی شخصیت ہونی چاہیے جو اللہ کی شریعت پر عمل کرنے والی ہو، تا کہ وہ متبوع ہو اور لوگ اس کی پیروی کریں نا کہ تابع بنتا پھرے، تا کہ وہ اسوہ و نمونہ ہو نا کہ کسی شخص کی بات ماننے والا، کیونکہ دین اسلام تو ہر اعتبار سے کامل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو بھرپور کر دیا ہے، اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا ہوں .

ماں اس سے زیادہ حقدار ہے کہ سال بھر میں اس کے لیے صرف ایك دن منایا جائے، بلکہ ماں کا تو اولاد پر حق ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر دن اس کا خیال رکھیں، اور اس کی ضروریات کا خیال کریں، اور ہر وقت اللہ کی معصیت کے علاوہ ماں کی اطاعت کرتے رہیں " انتہی

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (2 / 301).

مزید آپ سوال نمبر (10070) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .